سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 5 ایس سی آر

سیلوراج

بنام

ریاست تامل ناڈو اور دیگران

13 نومبر 1997

(ایم۔ایم۔پنچھی اور ایم۔سری نواسن، جسٹسز)

ضابطہ تعزیرات، 1860 - دفعہ 302، 307 اور 326 - قتل - خاندان کے ممبروں کے درمیان جائیداد کا تنازعہ - ملزم نے اپنے بھائی کو چاقو مار کر قتل کیا - عینی شاہدین کے ثبوت - ٹرائل کورٹ نے استغاثہ کے گواہ کو نہ ماننے پر ملزم کو بری کر دیا - عدالت عالیہ نے ملزم کو جرم کا مجرم قرار دیتے ہوئے مجرم قرار دیا اور سزا سنائی - اپیل پر، منعقد: عینی شاہدین کے ثبوتوں میں کوئی مادی تضاد نہیں - عدالت عالیہ نے اس فیصلے میں جواز پیش کیا کہ ٹرائل کورٹ نے شواہد کی صحیح تشریح نہیں کی اور نتائج غیر قانونی اور انتہائی غیر منصفانہ تھے - ملزم کا مقتول پر حملہ کرنے اور اسے نشانہ بنانے کا ضروری ارادہ تھا - جرم اور سزا برقرار رکھی گئی۔

اپیل کنندہ کے خلاف دفعہ 302، 307 اور 326 آئی پی سی کے تحت ایک جرم کے لیے مقدمہ چلایا گیا۔استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ ایک 'ایس' کے چار بیٹے تھے، 'آر'، 'V' (پی ڈبلو 1)، 'ایس' (اپیل کنندہ) اور 'D'۔اس خاندان کے پاس ایک مکان اور درختوں والی زمین تھی۔خاندان کے افراد میں یہ جھگڑا تھا کہ والد پی ڈبلو 1 اور 'D' کو کوئی حصہ نہیں دے رہے تھے۔جھگڑا شروع ہو گیا اور خاندان کے کچھ افراد نے پی ڈبلو 1 پر حملہ کر دیا۔شکایت درج کر کے مقدمہ درج کر لیا گیا۔ پی ڈبلو 1 اور 'D' نے مذکورہ کیس میں شہادتیں دیں۔اپیل کنندہ عدالت میں کارروائی دیکھ رہا تھا کیونکہ اس کی بیوی اس کیس میں ملزمین میں سے ایک تھی۔شام کے وقت اپیل کنندہ نے پی ڈبلو 1 پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن اسے آس پاس کے لوگوں نے

روک دیا۔ اس رات جب پی ڈبلو 1, پی ڈبلو 5, پی ڈبلو 6 اور 'ڈی' 'ڈی' اپیل کنندہ کے گھر کے قریب باتیں کر رہے تھے تو اس کے دوست 'جی' کے ساتھ وہاں پہنچا۔ اپیل کنندہ نے 'ڈی' سے پوچھا کہ کیا وہ پی ڈبلو 1 کی حمایت میں ہے اور اس کے سینے میں کٹاری چاقو سے وار کیا۔ پی ڈبلو 1 کو بھی وار کیا گیا۔ پی ڈبلو ایس اور پی ڈبلو 6 نے خطرے کی گھنٹی بجائی اور اپیل کنندہ اور اس کا دوست بھاگ گیا۔ زخمیوں کو ہسپتال لے جایا گیا۔ 'ڈی' کو مردہ قرار دیا گیا اور پی ڈبلو 1 کو اس کے زخموں کا معائنہ کیا گیا۔ اپیل کنندہ نے عدالت کے سامنے سرنڈر کیا اور اپنے جرم سے انکار کیا۔ ٹرائل کورٹ نے استغاثہ کو نہ مانتے ہوئے درخواست گزار کو بری کر دیا۔ تاہم، اپیل پر، ہائی کورٹ نے ٹرائل کورٹ کے نتائج کو پلٹ دیا اور اپیل کنندہ کو آئی پی سی کی دفعہ 302 اور 326 کے تحت جرم کے لیے مجرم قرار دیا۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی دلیل یہ تھی کہ پی ڈبلیو 1، 5 اور 6 کے ثبوتوں میں تضاد تھا اور اس طرح وہ مکمل طور پر ناقابل یقین تھے۔ یہ کہ زخموں کی نوعیت ثابت نہیں ہوئی کیونکہ پوسٹ مارٹم رپورٹ میں اس کی پیمائش کو نوٹ نہیں کیا گیا ہے، اور یہ کہ اپیل کنندہ کا متوفی 'ڈی' پر حملہ کرنے اور قتل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے، اس عدالت نے

منعقد 1.1: عدالت عالیہ نے یہ کہنے کا جواز پیش کیا کہ سیشن جج نے ثبوتوں کو مناسب طریقے سے تسلیم نہیں کیا ہے اور وہ ایسے نتائج پر پہنچے ہیں جو غلط، واضح طور پر غیر قانونی اور سراسر غیر منصفانہ تھے۔ (آئی 37-ایف-جی)

1.2 پی ڈبلیو 1، 5 اور 6 کے ثبوتوں میں کوئی مادی تضاد نہیں ہے جو عینی شاہد تھے۔ ان کے ثبوت فطری اور ٹھوس ہیں۔ عدالت عالیہ نے تمام ثبوتوں کا تجزیہ کیا ہے اور گواہوں پر یقین کیا ہے۔ عدالت عالیہ نے سیشن کورٹ سے اختلاف کی کافی وجوہات بھی بتائی ہیں۔ ٹرائل کورٹ کی طرف سے دی گئی ہر وجہ پر عدالت عالیہ نے غور کیا ہے اور اسے غلط پایا ہے۔ (137-ای-ایف)

اس میں کوئی شک نہیں کہ پی ڈبلیو 6 نے کہا تھا کہ اپیل کنندہ اور پی ڈبلیو 1 کے رشتہ دار اس پر ثبوت دینے کے لئے دباؤ ڈال رہے تھے لیکن اس نے واضح طور پر بیان دیا ہے کہ وہ صرف وہی کہہ رہا ہے جو اس نے دیکھا تھا۔ اس کے ثبوتوں کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا اپیل کنندہ کے خلاف بولنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ اس طرح پی ڈبلیو 6 کے بیان کو سیاق وسباق سے ہٹ کر اپیل کنندہ کے ذریعہ استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے۔(138-اے-بی)

3۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ متوفی پر پائی جانے والی چوٹ موت کی فوری وجہ تھی۔ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ نے نہ صرف اپنے سینے پر 'ڈی' چاقو مارا بلکہ چاقو کو نیچے کی طرف بھی گھسیٹا جس کے نتیجے میں متاثرہ شخص کی آنت خون بہنے کے ساتھ پیٹ سے باہر نکل آئی۔ یہ دلیل قبول نہیں کی جا سکتی کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ میں چوٹ کی پیمائش کو نوٹ نہیں کیا گیا ہے اور اس طرح یہ ثابت نہیں ہوتا ہے۔(G;C-138)

4۔ درخواست گزار کا متوفی 'ڈی' پر حملہ کرنے اور اسے مارنے کا ضروری ارادہ تھا۔ پی ڈبلیو 1 نے اپنے شواہد میں کہا ہے کہ درخواست گزار نے پی ڈبلیو 1 اور متوفی 'ڈی' کو اپنے گھر کے سامنے ایک ساتھ دیکھ کر کہا کہ وہ دونوں کی تلاش کر رہا ہے اور 'ڈی' سے سوال کیا کہ کیا وہ پی ڈبلیو 1 کی حمایت کر رہا ہے۔ اس کے بعد ہی اپیل کنندہ نے 'ڈی' پر چاقو سے حملہ کیا۔[138-ڈی-ای]

گلجار حسین بنام ریاست یو پی، اے آئی آر (1992) ایس سی 2027 اور ماویلا تھمبان نمبیار بنام ماویلا تھامبن نمبیار ریاست کیرالہ، جے ٹی (1997) (1) ایس سی 367، نا قابل اطلاق تھا۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : فوجداری اپیل نمبر 37 آف 1994۔

مدراس عدالت عالیہ کے 17.7.92 کے فیصلے اور حکم سے 1986 کی فوجداری اپیل نمبر 302 میں۔

درخواست گزار کے لیے کے۔ جنجانی۔

جواب دہندگان کے لئے وی۔ جی۔ پرگاسم۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا :

ایم سری نواسن، جسٹس۔ ایک ساور یار آدیمائی کے چار بیٹے تھے، جن میں راجمانی، ورگیس عرف انتھونی موتھو (پی ڈبلیو 1)، سیلواراج (اپیل کنندہ) اور داسن (متوفی) شامل ہیں۔فیملی کے پاس ایک گھر اور زمین تھی جس پر کچھ درخت تھے۔فیملی کے ممبروں کے درمیان اس الزام پر تنازعہ تھا کہ جو باپ فیملی کی زمین پر درخت سے املی کے پھل توڑ رہا تھا وہ پی ڈبلیو ون اور داسن کو کوئی حصہ نہیں دے رہا تھا بلکہ دوسرے دو بیٹوں کو دے رہا تھا۔مذکورہ تنازعہ کی وجہ سے 11.4.1982 کو پی ڈبلیو- 1 اور داسن کے درمیان ایک طرف اور دوسری طرف باپ اور دو بیٹوں کے درمیان خاندانی جائیداد کی تقسیم کے سلسلے میں جھگڑا ہوا۔کہا جاتا ہے کہ پی ڈبلیو- 1 پر اس کے والد، بھائی راجمنی، اس کے بیٹے کلیسٹر اور بیوی مارٹینیسم اور اپیل کنندہ کی بیوی وسنتا نے لاٹھی، اروول اور پتھر سے حملہ کیا تھا۔ پی ڈبلیو نے شکایت درج کرائی اور ان افراد کے خلاف دفعہ 147، 148، 323، 324 اور 336 آئی پی سی کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔اس معاملے کی سماعت تھکلے کی مجسٹریٹ عدالت میں چل رہی تھی۔ 28.1.1984 کو پی ڈبلیو 1 اور داسن نے استغاثہ کے لئے مذکورہ کیس میں ثبوت پیش کیے۔اگرچہ درخواست گزار ملزم نہیں تھا لیکن وہ عدالت میں موجود تھا کیونکہ اس کی بیوی ملزم تھی۔شام کو پی ڈبلیو ون چیلا دورئی کی ایک دکان کے سامنے جارہا تھا کہ اپیل کنندہ مخالف سمت سے بھاگتا ہوا آیا اور پی ڈبلیو- 1 پر چیخا" اگر آپ کو ماردیا گیا تو ہی خاندان کی پریشانی ختم ہوجائے گی" پی ڈبلیو 1 خوفزدہ ہوگیا اور مذکورہ دکان میں بھاگ گیا۔اپیل کنندہ کو چیلا دورئی سمیت آس پاس کے لوگوں نے پی ڈبلیو 1 کو پیٹنے سے روک دیا۔اسی رات پی ڈبلیو ون داسن کے گھر گیا اور اپنی بیوی سے بات کر رہا تھا کیونکہ داسن باہر گیا تھا۔داسن تقریبا ۸ بجے واپس آیا اور پی ڈبلیو میں نے بتایا کہ شام کو کیا ہوا تھا۔دونوں اپنی چھوٹی بہن انا پوشپم کے گھر گئے جو الانگوڈے میں تھا اور بعد میں واپس لوٹ آئے۔اس وقت پی ڈبلیو 5 اور 6 داسن کے گھر کے گیٹ کے قریب تھے اور چاروں ایک ساتھ بات کر رہے تھے اور رات کے تقریبا 9.30 بج رہے تھے جب جنوبی طرف سے اپیل کنندہ اور رجارج نامی ایک اور شخص اس جگہ پر آئے۔اپیل گزار نے پی ڈبلیو 1 ا

ورداسن کو بتایا کہ وہ انہیں ہر جگہ تلاش کر رہا ہے۔ درخواست گزار نے داسن سے سوال کیا کہ کیا وہ پی ڈبلیو ون کی حمایت میں تھا اور کٹاری چاقو سے اس کے بائیں سینے پر وار کیا اور اسے نیچے لایا جس کے نتیجے میں پیٹ سے آنتوں میں خون بہہ رہا تھا۔ اس کے بعد داسن نیچے گر گیا اور جب پی ڈبلیو میں نے اسے اٹھانے کی کوشش کی تو جارج جو اس کے پیچھے کھڑا تھا، نے اسے ایسا کرنے سے روک دیا۔ درخواست گزار نے پی ڈبلیو 1 کو یہ کہتے ہوئے بھی چاقو مار دیا کہ خاندان کو صرف اسی صورت میں سکون ملے گا جب اسے قتل کر دیا جائے۔ جیسے ہی پی ڈبلیو 1 تھوڑا آگے بڑھا، چاقو کا حملہ اوپری دائیں بازو پر تھا۔ اپیل کنندہ نے ایک بار پھر بائیں ایلیاک فوسا کے نیچے گردن میں چھرا گھونپا۔ پی ڈبلیو 1 اپنے ہاتھ سے مذکورہ زخموں کو دباتے ہوئے نیچے گر گیا اور خطرے کی گھنٹی بجادی۔ پی ڈبلیو 5 اور 6 جو اس واقعے کو دیکھ رہے تھے انہوں نے بھی خطرے کی گھنٹی بجا دی۔ اپیل کنندہ اور اس کا دوست ہتھیار لے کر موقع سے بھاگ گئے۔ داسن کی بیوی موقع پر پہنچی اور اس پر چوٹ کی پٹی باندھی۔ پی ڈبلیو 1 کا بیٹا پی ڈبلیو 8 فوری طور پر وہاں آیا اور زخمیوں کو رات تقریبا 10.30 بجے نگرکوئل کے سرکاری اسپتال لے جانے کے لئے پی ڈبلیو 11 سے چلنے والی ایک ٹیکسی لے کر آیا۔ پی ڈبلیو 8 اور داسن کی بیوی ان کے ساتھ تھیں۔ اسپتال پہنچنے پر پی ڈبلیو 3 ڈاکٹر راجا پانڈین نے داسن کو مردہ قرار دیا اور اس کے زخموں کے لئے پی ڈبلیو 1 کا معائنہ کیا۔ مندرجہ ذیل زخم اس کے ذریعہ پائے گئے تھے:

(1) زخم کی گہرائی "2"x1 ہے جس کی جانچ بائیں جانب کی بیماری پر نہیں کی گئی ہے۔ پیٹ کے اوپر زخم سے آنتوں کے لوپس نکل رہے ہیں۔ زخم سے تازہ خون بہہ رہا ہے۔

(2) دائیں بازو کے اوپری 1/3rd زخم "1"x1/2"x1/2 ہے۔

2۔ اطلاع ملنے پر کوٹر پولیس اسٹیشن کے ہیڈ کانسٹیبل اسپتال پہنچے اور رات 11.15 بجے پی ڈبلیو آئی کا بیان ریکارڈ کیا۔ جوڈیشل سیکنڈ کلاس مجسٹریٹ، نگرسیل کو ایف آئی آر اور دیگر متعلقہ دستاویزات 29.1.1984 کو رات 1.15 بجے موصول ہوئیں اور اسے فرانس کے جوڈیشل مجسٹریٹ، سیکنڈ کلاس، فرانس کو بھیج دیا۔ پوسٹ مارٹم کرنے والے ڈاکٹر پی ڈبلیو 2 نے رائے دی کہ داسن کو لگی چوٹ جان لیوا تھی۔ درخواست گزار نے عدالت کے سامنے ہتھیار ڈال دیے اور اسے 15.2.1984 کو پولیس ریمانڈ پر لے لیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے اعترافی بیان دیا اور پی ڈبلیو 7 اور دیگر گواہوں کو اپنے گھر لے گیا اور اپنے گھر

کے عقبی حصے سے کٹاری چاقو پیش کیا۔ درخواست گزار پر دفعہ 302 اور 307 آئی پی سی اور اس کے دوست جارج پر دفعہ 302 کے ساتھ دفعہ 34 اور دفعہ 307 اور دفعہ 309 آئی پی سی کے تحت فرد جرم عائد کی گئی تھی۔ دونوں ملزمین نے اپنے جرم سے انکار کیا ہے۔

3۔ ناگرکوئل کی سیشن کورٹ نے استغاثہ کو مسترد کر دیا اور کہا کہ ملزم قصوروار نہیں تھے۔ نتیجتاً انہیں بری کر دیا گیا۔ ریاست کی طرف سے اپیل کی گئی تھی اور پی ڈبلیو 1 کی طرف سے نظر ثانی کی گئی تھی۔ عدالت عالیہ نے ثبوتوں پر تفصیلی غور کرنے کے بعد ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو بدل دیا اور جہاں تک اس کا تعلق اپیل کنندہ سے ہے اس کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا۔ درخواست گزار کو آئی پی سی کی دفعہ 302 اور 326 اور دفعہ 302 اور 326 کے تحت جرائم کا قصوروار پایا گیا اور بالترتیب عمر قید اور تین سال قید بامشقت کی سزا سنائی گئی۔ دونوں سزائیں بیک وقت چلانے کا حکم دیا گیا تھا۔ دوسرے ملزم کی بریت کی تصدیق عدالت عالیہ نے کی تھی۔

4۔ درخواست گزار کے وکیل نے زور دے کر کہا ہے کہ پی ڈبلیو 1، 5 اور 6 کے ثبوت جو عینی شاہد تھے، مادی تفصیلات سے متضاد اور مکمل طور پر ناقابل یقین ہیں۔ خاص طور پر فاضل وکیل نے پی ڈبلیو 5 کے بیان میں ہماری توجہ اس بیان کی طرف مبذول کرائی ہے کہ تقریباً 9.30 بجے جب وہ داسن کے گھر گئے تو وہ وہاں موجود نہیں تھے اور پی ڈبلیو 1 بھی وہاں نہیں تھا۔ لہٰذا یہ دلیل دی جاتی ہے کہ مذکورہ وقت نہ تو متوفی داسن اور نہ ہی پی ڈبلیو 1 مبینہ واقعہ کی جگہ پر تھا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پی ڈبلیو 6 نے اپنے بیان میں واضح طور پر کہا ہے کہ وہ پولیس اور پی ڈبلیو 1 کے رشتہ داروں کے دباؤ کی وجہ سے ثبوت دے رہا ہے۔ فاضل وکیل کی جانب سے یہ بھی دلیل دی گئی ہے کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ چوٹ کی نوعیت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ اس کی پیمائش نوٹ نہیں کی جاتی ہے۔ یہ بھی دلیل دی جاتی ہے کہ اگر اپیل کنندہ کا ارادہ صرف پی ڈبلیو 1 پر حملہ کرنا تھا نہ کہ داسن پر، لہٰذا اپیل کنندہ کو آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت قصوروار نہیں ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ فاضل وکیل کے ذریعہ آخری دلیل یہ دی گئی ہے کہ جرم کو آئی پی سی کی دفعہ 304 پارٹ ٹو کے تحت لایا جانا چاہئے تھا اور اپیل کنندہ کو پہلے سے ہی گزر چکی مدت کے ساتھ چھوڑ دیا جانا چاہئے تھا۔

5۔ ہم کسی بھی دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ پی ڈبلیو1، 5اور 6 کے ثبوتوں میں کوئی مادی تضاد نہیں ہے جو عینی شاہد تھے۔ان کے ثبوت فطری اور ٹھوس ہیں۔عدالت عالیہ نے تمام ثبوتوں کا تجزیہ کیا ہے اور گواہوں پر یقین کیا ہے۔عدالت عالیہ نے سیشن کورٹ سے اختلاف کی کافی وجوہات بھی بتائی ہیں۔ٹرائل کورٹ کی طرف سے دی گئی ہر وجہ پر عدالت عالیہ نے غور کیا ہے اور اسے غلط پایا ہے۔ہم عدالت عالیہ کے اس فیصلے سے پوری طرح متفق ہیں کہ سیشن جج نے ثبوتوں کی مناسب طور پر تعریف نہیں کی ہے اور ایسے نتائج پر پہنچے ہیں جو غلط اور واضح طور پر غیر قانونی اور سراسر غیر منصفانہ ہیں۔جہاں تک پی ڈبلیو 5 کے اس بیان کا تعلق ہے کہ رات ساڑھے نو بجے داسن ان کے گھر میں نہیں پایا گیا تھا، اس سے کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا۔دراصل پی ڈبلیو 1 نے واضح طور پر کہا ہے کہ وہ اور داسن الانگوڈے میں اپنی چھوٹی بہن کے گھر گئے تھے، واپسی پر پی ڈبلیو 5اور 6 کو داسن کے گھر کے گیٹ پر پایا اور ان سے بات کر رہے تھے جب اپیل کنندہ اس وقت وہاں آیا تھا۔ان کے مطابق رات کے تقریبا ساڑھے نو بج رہے تھے۔مذکورہ بالا پی ڈبلیو 5 کے بیان کی بنیاد پر فاضل وکیل کی طرف سے زور دیئے گئے دلائل میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

6۔ پی ڈبلیو 6 کے بیان کو سیاق وسباق سے ہٹ کر اپیل کنندہ کے ذریعہ استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ پی ڈبلیو 6 نے کہا تھا کہ اپیل کنندہ اور پی ڈبلیو 1 کے رشتہ دار اس پر ثبوت دینے کے لئے دباؤ ڈال رہے تھے لیکن اس نے واضح طور پر بیان دیا ہے کہ وہ صرف وہی کہہ رہا ہے جو اس نے دیکھا تھا۔اس کے ثبوتوں کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا اپیل کنندہ کے خلاف بولنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔

7۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مندرجات پر فاضل وکیل کا تبصرہ بغیر کسی حقیقت کے ہے۔رپورٹ کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ متوفی پر پائی جانے والی چوٹ موت کی فوری وجہ تھی۔شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ نے نہ صرف داسن کے سینے پر چھرا گھونپا بلکہ چاقو کو نیچے کی طرف بھی گھسیٹا جس کے نتیجے میں متاثرہ کی آنت خون کے ساتھ پیٹ سے باہر نکل آئی۔

8۔ فاضل وکیل کی یہ دلیل کہ اپیل کنندہ کا ارادہ صرف پی ڈبلیو 1 پر حملہ کرنے کا تھا نہ کہ متوفی داسن پر حملہ کرنے کا۔جیسا کہ پی ڈبلیو 1 نے اپنے ثبوت میں کہا ہے کہ اپیل کنندہ نے پی ڈبلیو 1 اور داسن کو بعد

میں اپنے گھر کے سامنے ایک ساتھ دیکھ کر کہا کہ وہ دونوں کو ہر جگہ تلاش کر رہا ہے اور داسن سے سوال کیا کہ کیا وہ پی ڈبلیو 1 کی حمایت کر رہا ہے۔اس کے بعد ہی اپیل کنندہ نے داسن پر چاقو سے حملہ کیا۔جیسا کہ پہلے ہی بتایا جا چکا ہے کہ یہ محض چاقو کا حملہ نہیں تھا بلکہ چاقو کو نیچے کی طرف کھینچا گیا تھا جیسے جسم کو دو حصوں میں کاٹ دیا جائے۔ مندرجہ بالا حقائق سے یہ واضح ہے کہ اپیل کنندہ کا ارادہ متوفی داسن پر بھی حملہ کرنے اور قتل کرنے کا تھا۔

9۔ موجودہ معاملے میں تعزیرات ہند کی دفعہ 301 کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم حقائق پر یقین رکھتے ہیں کہ اپیل کنندہ کا متوفی کو بھی قتل کرنے کا ضروری ارادہ تھا۔

10۔ اپیل کنندہ کے وکیل نے دلیل دی کہ ملزم کی طرف سے صرف ایک مہلک جھٹکا اور اس کی تکرار نہ ہونے کی وجہ سے سزا دفعہ 304 کے تحت ہونی چاہئے نہ کہ دفعہ 302 آئی پی سی کے تحت۔گجر حسین بنام کیس کے فیصلے پر انحصار کیا گیا ہے۔ریاست یو پی، اے آئی آر (1992) ایس سی 2027 جس میں ہم میں سے ایک (جسٹس ایم ایم پنچھی) ایک فریق تھا۔اس صورت میں ڈاکٹر کی جانب سے چوٹ کی جہت نہیں بتائی جا سکی اور پوسٹ مارٹم رپورٹ قانونی طور پر ثابت نہیں ہو سکی۔مذکورہ رپورٹ کو مقدمے کی سماعت کے دوران کسی بھی گواہ نے پیش نہیں کیا تھا۔میڈیکولیگل رپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے متعلقہ ڈاکٹر کے جرح کا فائدہ ملزم کو مکمل طور پر دستیاب نہیں تھا۔اس طرح طبی شواہد قانونی طور پر ناقص پائے گئے۔ایسے حالات میں عدالت نے فرمایا:

> ان حالات میں یہ دیکھنا ہوگا کہ آیا اپیل گزار متوفی کی موت کا سبب بننا چاہتا ہے یا نہیں۔ جب چوٹ کی جہت کو قانونی طور پر ثابت نہیں کیا گیا ہے تو کسی کو اس ثابت شدہ حقیقت سے پیچھے ہٹنا پڑتا ہے کہ اپیل کنندہ کے جھٹکے کے بعد، متوفی کی موت دو گھنٹے کے اندر ہو گئی۔ دوسرے لفظوں میں، متوفی کی موت اپیل کنندہ کے جھٹکے کا براہ راست نتیجہ تھی۔اس کے بعد آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت اپیل کنندہ کی سزا کو برقرار رکھنے کے لئے کوئی دوسرا معاون عنصر دستیاب نہیں ہے۔ یہ جھٹکا دہرایا نہیں گیا۔اپیل گزار کا بنیادی مقصد اپنی بہن کی شادی میں رکاوٹ ڈالنا تھا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اپیل کنندہ ایسی چوٹ پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہو جس سے متوفی کی موت کا امکان ہوتا کہ وہ دفعہ 304، پارٹ 1، آئی پی سی کی گرفت میں آجائے اور آئی پی سی کی

دفعہ 302 کے تحت جان بوجھ کر متوفی کی موت کا سبب نہ بنے۔اس طرح مجموعی حالات ہمیں آئی پی سی کی دفعہ 304 پارٹ ون کے تحت اپیل کنندہ کی سزا کو تبدیل کر کے محفوظ سمت میں غلطی کرنے پر مجبور کرتے ہیں جس کے لئے اسے 10 سال قید با مشقت کی سزا سنائی جانی چاہئے۔

11۔ اس فیصلے کا موجودہ معاملے میں کوئی اطلاق نہیں ہے۔

12۔ فاضل وکیل نے مولا تھمبان نمبیار بنام کیس کے فیصلے کی طرف بھی ہماری توجہ مبذول کرائی ہے۔ریاست کیرالہ، جے ٹی (1997) 1 ایس سی 367. معاملے کے حقائق پر اس عدالت نے کہا کہ جرم زیادہ مناسب طریقے سے دفعہ 304 پارٹ 2 کے تحت آئے گا اور سزا کو دفعہ 302 آئی پی سی سے دفعہ 304 پارٹ 2 آئی پی سی میں تبدیل کر دیا۔عدالت نے اندازہ لگایا کہ اپیل کنندہ کو علم تھا کہ اہم حصے پر قینچی سے چوٹ لگنے سے موت واقع ہو سکتی ہے حالانکہ اس کا ارادہ قتل کرنے کا نہیں تھا۔فیصلہ کیس کے حقائق پر منتج ہوا اور موجودہ معاملے میں اپیل کنندہ کی مدد نہیں کرے گا۔

ان حالات میں ہمیں عدالت عالیہ کے فیصلے کو برقرار رکھنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے۔نتیجتاً اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اس کے ذریعے خارج کر دی جاتی ہے۔

ایس وی کے آئی

اپیل خارج کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:39
I am the author of this document